oks Please Visit:
t.com

قمر وش شہک

افسانہ

سجنا بے خبر

شجاع ہمدانی کی وائٹ مرسڈیز بالکل سامنے آ کر رکی تھی وہ گاڑی سے نکلا تو نگاہ بے ساختہ یا ارادہ ہی اوپر اٹھی تھی کس قدر حسین تھی وہ نازک سی جیسے سنگ مرمر سے تراشا کوئی مجسمہ وہ شجاع ہمدانی جو ملک ملک قریہ قریہ دنیا کے چپے چپے میں گھوما ہے اس نے بہت سا حسن بکھرا دیکھا ہے مشرقی حسن بھی اور مغربی حسن بھی اور مصری حسن تو آپ اپنی مثال خود ہے مگر اسکا دل اس کا دماغ کسی نے بھی اپنے حسن میں جکڑا نہ تھا وہ کسی کے عشق میں کبھی گرفتار نہیں ہوا مگر جانے اس چمکتے دمکتے چہرے میں کیا خاص بات ہے کہ وہ بغیر پلک جھپکائے بس یک ٹک دیکھتا ہی چلا گیا سفید روشن چہرے پر لمبے گھنے سنکی بالوں نے یوں پہرہ بٹھایا تھا جیسے کالے ستاروں بھرے آسمان پر چاند جگمگا تا ہے وہ ٹیرس پر کھڑی کسی بات پر کھلکھلا رہی تھی اس کے کھلے لمبے گولڈن سنکی بال ہوا سے اڑ اڑ کر اس کے چہرے کو چھیڑ رہے تھے اور اس کے سنگ مرمر سے بدن کو چھپائے ہوئے تھے دل نے کہا بس وقت تھم جائے ٹھہر جائے اور وہ یونہی اس کو دیکھتا چلا جائے انعمتہ کو اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش کا احساس شدت سے جاگا تھا اسے لگا جیسے کوئی نہایت فرصت سے بغور اسے تک رہا ہے اس نے یونہی نیچے کی جانب دیکھا جہاں اس اجنبی شخص کو اپنی طرف دیکھتا پایا اس کی پنک لبوں کی ہنسی جیسے سمٹ کر رہ گئی ہو نہایت عجیب نظروں سے اس نے اس اجنبی شخص کو دیکھا جو ابھی گاڑی سے ٹیک لگائے ڈھیٹوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا۔ دیکھنے میں تو اچھا خاصا لگ رہا تھا کوئی ٹین ایجر نہیں لگ رہا تھا بلیک تھری پیس سوٹ میں نہایت ڈیشنگ اور ایجوکیٹڈ لگ رہا تھا پھر یہ لوز کریکٹر لڑکوں جیسی حرکت کیوں؟ انعمتہ نے اپنے بالوں کو سمیٹا اور وہاں سے ہٹ گئی بس اس پری پیکر کا منظر سے ہٹنا جیسے سارے جہاں کو بے رنگ کر گیا ہو شجاع ہمدانی ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا اور اپنی اسی حرکت پر خود ہی مسکرا دیا۔

''کیا ہوا یہ تمہاری ہنسی یکدم سے کہاں غائب ہو گئی؟'' ثوبان نے اس کی نازک مخروطی کلائی تھامی تھی۔

''کچھ نہیں ثوبان! چلو اندر چلتے ہیں''۔ انعمتہ نے ثوبان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دھرا ثوبان اسے دیکھنے لگا اور پریشان ہو کر رہ گیا انعمتہ کو آہستگی سے اپنے قریب تر کیا تھا۔

''کیا بات ہے جان! تم اس طرح خاموش کیوں ہو گئیں؟'' وہ ہمیشہ انعمتہ کو ہنستے ہی دیکھتے رہنا چاہتا تھا اس کی خوبصورت ہنسی کی جھنکار جیسے ہر سو جلترنگ سا بجا دیتی تھی۔

''کچھ نہیں ثوبان! بس دل کچھ گھبرا سا رہا ہے''۔ انعمتہ نے اس کے بازو پر اپنے مخروطی ہاتھ کی ہتھیلی پھیری۔

''طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری؟ ڈاکٹر کے پاس

ooks Please Visit:
int.com

چلیں کیا؟" ثوبان صحیح معنوں میں پریشان ہو گیا' بس یہی آخری مہینہ تو ہے انعمتہ کے پاس پھر دونوں کی انتظار کی گھڑیاں ختم ہو جائیں گی' ان کی ہنستی بستی زندگی مکمل ہو جائے گی' ان کی خوبصورت زندگی میں ایک ننھا وجود ان دونوں کی پیار کی نشانی ان کی محبت کو مکمل کر دے گا۔

"ارے ایسی بات نہیں ہے آپ پریشان مت ہوں"۔ اسے افسوس ہونے لگا کہ اس کی وجہ سے اس کو اس قدر چاہنے والا اس کا محبوب شوہر پریشان ہو گیا۔

"اچھا اگر میں پریشان نہیں ہوں گا تو اور کون ہو گا؟" اس نے شرارت سے انعمتہ کی الجھی لٹ کھینچی۔

"ثوبان! جانے کیوں مجھے کبھی کبھی بہت ڈر لگنے لگتا ہے"۔

"ارے کیوں......"

"مجھے نہیں معلوم بس یونہی......ثوبان! آپ مجھے چھوڑ کے مت جائیں نا"۔ اس نے ثوبان کے سینے پر سر رکھ دیا۔

"انعمتہ! پھر وہی بات......یار صرف ایک ہفتے کی تو بات ہے"۔ اس نے انعمتہ کے کھلے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔ ثوبان آفس کے کام سے اسلام آباد جا رہا ہے ایک ہفتے کے لئے' مگر انعمتہ اسے جانے سے منع کر رہی ہے اس کے پریگنینسی کے دن قریب آتے جا رہے تھے' کسی بھی وقت اسپتال جانا پڑ سکتا ہے اور ایسے وقت میں ثوبان کی موجودگی لازمی تھی۔

"آپ کے لئے تو ایک ہفتے کی بات ہے مگر میرے لئے تو آپ کے بغیر ایک سیکنڈ گزارنا بھی بہت مشکل ہے"۔

"اوہو......شاعرانہ گفتگو جب میرے جانے میں چند گھنٹے باقی ہیں جب ایسی ساحرانہ باتیں کر رہی ہو تاکہ میں اس کا جواب نہ دے سکوں"۔ ذومعنی انداز میں کہتا ہوا وہ ایک خوبصورت سی شرارت کر گیا۔

"تو کس نے منع کیا ہے آپ مت جائیں"۔

"بہت چالاک ہو کسی نہ کسی بہانے سے روکنا چاہتی ہو"۔

"آپ بھی تو بہت چالاک ہیں' کسی بہانے میں ہی نہیں آ رہے"۔ ایک ہلکا سا مکا اس کے سینے پر مارا۔ وہ تیار ہو کر نیچے آیا جہاں شجاع ہمدانی صوفے پر بیٹھا چائے پی رہا تھا۔

"ارے شجاع! تم کب آئے؟"

"مجھے تو آئے 35 سال ہو گئے مگر آپ سنائیے کہاں روپوش ہیں؟ سنا ہے جناب نے شادی کر لی ہے اور ہمیں بلایا بھی نہیں"۔ سامنے سے آتے ثوبان کو دیکھ کر شجاع ہمدانی نے اپنا چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا اور اس سے بغلگیر ہوا۔

"واہ......الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے' خود تو لندن بھاگ گئے اور آج پانچ سال بعد اپنی شکل دکھا رہے ہو"۔ شجاع ہمدانی اور ثوبان آپس میں بچپن کے گہرے دوست ہی نہیں خالہ زاد کزن بھی تھے' دونوں میں 5 سال کا فرق تھا' ثوبان' شجاع ہمدانی سے 5 سال چھوٹا تھا مگر دوستی اس قدر گہری تھی کہ پانچ سال کا فرق بھی کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔

"مما! میں نے کھانا لگا دیا ہے ٹیبل پر"۔ انعمتہ اندر داخل ہوئی' ثوبان سے باتیں کرتے شجاع ہمدانی کی نگاہ اس آواز کی سمت اٹھی اور اس کے دلکش سراپے میں الجھ کر رہ گئی' انعمتہ نے شجاع ہمدانی کو دیکھا تو جانے کیوں اپنے پھیلے دوپٹے کو مزید ٹھیک کرنے لگی' اس کے چہرے پر گھبراہٹ صاف نظر آنے لگی تھی جو شجاع ہمدانی کی زیرک نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکی' پھر اس نے دوسری نگاہ اس پر نہیں ڈالی اور نظر جھکائی' انعمتہ واپس اندر جانے لگی تو ثوبان نے روک لیا۔

"انعمتہ! رکو"۔ وہ اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑے شجاع ہمدانی کے پاس لے آیا۔

"ان سے ملو انعمتہ! یہ میرے سب سے اچھے دوست پلس کزن ہیں انہوں نے میری بہت ہیلپ کی

For More Urdu B
www.pakistanipo

ہے بزنس میں' مگر یہ یہاں نہیں لندن میں ہوتے ہیں' آج انہیں ہماری یاد آگئی ہے تو یہ تشریف لائے ہیں''۔ وہ مسکرانے لگا۔

''اور شجاع یہ میری واقف ہیں انعمتہ''۔ انعمتہ نے دھیرے سے سلام کیا' شجاع ہمدانی نے ہولے سے سر اثبات میں ہلادیا۔

''ثوبان! میں ذرا کچن میں جارہی ہوں''۔ اس نے اپنا ہاتھ چھڑالیا اور چلی گئی وہ دونوں پھر سے اپنی باتوں میں لگ گئے۔

☆

ثوبان چلا گیا بہت سے عہد و پیماں کے وعدے کرکے' انعمتہ کو چھوڑ کے وہ اسلام آباد چلا گیا' وہ پورے گھر میں یونہی بولائی بولائی پھرتی رہتی' کسی کام میں دل نہیں لگتا' دن تو جیسے تیسے کٹ ہی جاتا مگر رات گزارنا بہت مشکل ہوجاتا' اس دن کے بعد سے شجاع ہمدانی نہیں آیا تھا' کبھی آ بھی جاتا تو اپنی خالہ کو سلام کرتا ان سے کچھ باتیں کرتا اور چلا جاتا' اس کا سامنا نہیں ہوتا تھا' اس دن بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ اپنی خالہ سے ملنے آیا ہوا تھا اور اچانک انعمتہ کی طبیعت خراب ہوگئی اس کی حالت بہت خراب ہونے لگی' شجاع ہمدانی اور مما ہی اسے جلدی سے اسپتال لے کر آئے تھے' ٹھیک دو گھنٹے بعد یہاں خبر ملی کہ انعمتہ کی بیٹی ہوئی ہے جو مما کی گود میں آنکھیں کھولے ٹکر ٹکر انہیں دیکھ رہی ہے کہ شجاع ہمدانی کے موبائل پر کال آئی جو دھماکہ خیز تھی' شجاع ہمدانی کے قدم ڈگمگا کے رہ گئے' اس نے مما کو بغور دیکھا تھا' وہ انعمتہ کی بیٹی کو گود میں لئے اس سے باتیں کررہی تھیں اور پھر انعمتہ کو جو بیڈ پر بیٹھی ممتا بھری نظروں سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی' وہاں خوشیوں کا ماحول تھا مگر اس خوشی کو کسی کی بدنظر لگ گئی۔

''خالہ.....'' بہت مشکل سے وہ ہمت بنا پایا تھا' اس کی آواز میں اس قدر درد تھا کہ دونوں نے ایک ساتھ اسے دیکھا تھا۔

''ہاں شجاع! بولو بیٹا.....؟'' انہوں نے آہستگی سے بچی کو انعمتہ کے پہلو میں لٹادیا تھا۔

''خالہ! ثوبان کی سیکریٹری کا فون آیا ہے وہ بتارہی ہے کہ اسلام آباد سے کراچی آنے والا جہاز کریش ہوگیا جس میں کتنے ہی لوگ جاں بحق ہوگئے ہیں اور کتنے ہی زخمی حالت میں اسپتال لائے جارہے ہیں تو.....'' جانے کیوں اس کا دل بری طرح دھڑکا تھا وہ خوف جو جانے کب سے اس کے دل و دماغ میں کنڈلی مارے بیٹھا تھا' جیسے وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہیں اس کی کوئی حقیقت نہ ہو۔

''بتائیے کیا کہنا چاہتے ہیں آپ''۔ انعمتہ نے ایک بار پھر پوچھا۔

''اس جہاز میں ثوبان بھی سفر کررہا تھا''۔

''کیا.....'' بہت چاہا' بہت سوچا' دعائیں مانگیں' منتیں مانگیں کہ ان جاں بحق لوگوں میں ثوبان نہ ہو' مگر اس کی ہر دعا' ہر منت سماجت پوری نہ ہوسکی' ثوبان چلا گیا تھا' اسے اپنی بیٹی کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے وہاں چلا گیا جہاں سے کوئی نہیں آسکتا' وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا اور وہ گزرتا چلا گیا' انعمتہ کا چونکہ اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اس لئے رابعہ نے اسے اپنے پاس ہی رکھ لیا' مگر اس کا یہاں رہنا' اس کا ملکوتی حسن ہی اسکا جینا مشکل کردے گا وہ نہیں جانتی تھی۔

☆

''انعمتہ! ایک کپ چائے مل جائے گی؟'' وہ کچن میں برتن دھو رہی تھی وہیں پر سجاد بھائی دروازے پر ایستادہ تھے' جو بڑی بے باک نظروں سے اس کے وجود کا پوسٹ مارٹم کررہے تھے' انعمتہ کو غصہ تو بہت آیا' دل کرنے لگا کہ ہاتھ میں جو یہ بھاری سی پلیٹ ہے' وہ کھینچ کر ان کے سر پر دے مارے' وہ جب سے اس گھر میں آئے تھے جیسے اسے ہی اپنی نظروں میں رکھ لیا تھا' وہ اس کی نند کے شوہر تھے' اس لئے چپ رہتی ورنہ وہ کھری کھری سنائے کہ دماغ ٹھکانے لگ جائے۔

...ooks Please Visit:
...nt.com

"آپ وہاں لاؤنج میں جا کر بیٹھیں میں لاتی ہوں"۔

"ارے نہیں...... میرا وہاں دل نہیں لگے گا تم بناؤ میں یہیں کھڑا ہوں تمہارے پاس"۔ وہ کچن کے اندر ہی چلے آئے نعمہ کا پارہ جیسے ہائی ہو گیا۔

"سجاد بھائی......"

"اُف پلیز...... تمہارے منہ سے یہ بھائی لفظ سوٹ نہیں کرتا"۔ وہ دو قدم اور آگے بڑھے۔

"آپ کو شرم نہیں آتی ایسی واہیات باتیں کرتے ہوئے"۔ اس کا صبر کا پیمانہ جیسے لبریز ہو گیا تھا۔

"شرم......" کتنا اونچا مکروہ قہقہہ لگایا تھا انہوں نے۔

"ارے نعمہ بھابی! کہاں ہیں آپ فبیہ رو رہی ہے"۔ سحر چیختی ہوئی کچن میں چلی آئی' سجاد اپنی بیوی کی اچانک آمد پر بری طرح گڑبڑا کے رہ گئے سحر نے شک بھری نظروں سے دونوں کو دیکھا تھا۔

"سجاد! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

"کچھ بھی...... کچھ بھی تو نہیں' میں تو نعمہ بھابی سے چائے لینے آیا تھا' میرے سر میں اس قدر شدید درد ہو رہا تھا"۔ وہ رکے نہیں اور شکست بھری ایک نگاہ نعمہ پر ڈال کر چلے گئے' نعمہ نے روتی ہوئی فبیہ کو سحر کی گود سے لیا اور کچن سے نکلتی چلی گئی' سحر نے پرسوچ نگاہوں سے خلا کو تکا تھا۔

☆

وہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی فبیہ کو دلیہ کھلا رہی تھی' سجاد جو کسی کام سے باہر جا رہے تھے نعمہ کو اکیلے بیٹھے دیکھا تو وہیں چلے آئے۔

"کیا کر رہی ہو؟" وہ وہیں اس کے سامنے والے صوفے پر براجمان ہو گیا' دل تو چاہ رہا تھا کہ نعمہ کے برابر والی خالی جگہ پر بیٹھ جاتا مگر کسی کے آنے کا خدشہ تھا۔ نعمہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور چپ چاپ اسے دلیہ کھلانے لگی۔

"نعمہ! مجھے تم سے کچھ کہنا تھا"۔ اس نے اتنی غلیظ نظروں سے اسے دیکھا کہ چند پل کے لئے اس کی روح کانپ اٹھی' دل میں خطرے کی گھنٹیاں سی بجنے لگی تھیں۔

"میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں"۔

"واٹ......" نعمہ نے سامنے بیٹھے سجاد کو گھورا تھا۔

"آپ کا دماغ تو درست ہے' کیا بول رہے ہیں آپ؟"

"میں ٹھیک بول رہا ہوں' جس دن سے میں نے تمہیں دیکھا ہے میرا دل و دماغ میرے قابو میں نہیں ہے"۔

"آپ جانتے ہیں میں ثوبان کی بیوی ہوں"۔

"بیوی تھیں' وہ اب اس دنیا میں نہیں رہا' وہ جا چکا ہے اور تم اب اکیلی ہو' میں چاہتا ہوں تم سے شادی کر لوں' یقین مانو نعمہ! میں تمہیں دل کی رانی بنا کے رکھوں گا"۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ...... لعنت از لعنت...... اب اگر ایک لفظ بھی اور کہا تو میں آپ کی شکایت سحر اور ممّا سے کر دوں گی"۔

"اچھا تو' تو میری شکایت لگائے گی اتنی ہمت ہے تجھ میں"۔ اس قدر خراب زبان استعمال کی تھی وہ تو شاک ہی رہ گئی۔

"اگر میں چاہوں نا تو میں تجھے ابھی بدنام کر کے اس گھر سے نکلوا سکتا ہوں' میں سحر اور ممّا کو بول دوں گا کہ تو مجھ پر ڈورے ڈال رہی ہے' پھر دیکھنا وہ تیری بات پر یقین کرتے ہیں یا میری مانیں گے"۔ وہ پل بھر کے لئے خاموش ہو کر رہ گئی' نہایت بے بسی سے سجاد کو دیکھا تھا' کس قدر مکروہ اور گری ہوئی سوچ ہے اس کی' وہ سجاد جو کل تک ثوبان کی زندگی میں اسے بھابی بھابی کہتا نہ تھکتا' اسے اپنی بہن سمجھتا تھا' آج وہی سجاد ثوبان کے مرنے کے بعد اس پر گندی نظر رکھتا وہ کیوں نہیں سمجھ پائی اسے؟ کیا اس معاشرے میں ایک اکیلی عورت' مرد کے ساتھ کے بغیر نہیں رہ سکتی؟ اتنی بے تحفظ ہو جاتی ہے چاہے وہ

For More Urd
www.pakistan

شادی شدہ ہو غیر شادی شدہ کنواری یا پھر بیوہ ہی کیوں نہ ہو اس کے سر پر باپ بھائی شوہر کی نام کی چادر ہونا لازمی ہے جب ہی وہ اس معاشرے میں بسنے والے بھیڑیوں سے بچ سکتی ہے ورنہ کب جانے کس وقت وہ اپنے خونخوار پنجوں میں جکڑ کر اسے اپنا شکار بنالے۔

"کیا سوچ رہی ہے؟ ابھی بھی وقت ہے میری بات مان لے ورنہ مجھے گھی ٹیڑھی انگلی کر کے بھی نکالنا آتا ہے باقی تو خود سمجھ دار ہے"۔ وہ اس کے خوبصورت چہرے پر ایک ناپاک نگاہ ڈالتا ہوا واپس کمرے میں چلا گیا جہاں سحر اور مما موجود تھیں انعمتہ نے اس کے جانے کے بعد دلیہ کا پیالہ میز پر رکھا اور حبیبہ کو جھٹ سے اٹھائے اسے سینے سے لگائے بلک بلک کر رو دی تھی۔

پیچھے دروازے پر ایستادہ شجاع ہمدانی سے یہ منظر یہ واہیات باتیں چھپ نہ سکیں نہایت غور سے اس نے انعمتہ کو دیکھا تھا اور ایک لمحے میں ہی فیصلہ کر لیا تھا۔

رات کے نو بج رہے تھے وہ نہیں جانتی کہ گھر میں سب سو گئے ہیں یا نہیں مگر وہ حبیبہ کو لے کر اپنے کمرے میں آ گئی۔ حقیقت میں وہ سجاد سے اسکے ناپاک ارادوں سے ڈر گئی تھی وہ اس کا سامنا نہیں کر رہی تھی جہاں وہ بات کرنے کی کوشش کرتا وہ کسی نہ کسی کام کا بہانہ بنا کر اٹھ جاتی یا زیادہ سے زیادہ سحر یا مما کے ساتھ رہتی اسے کوئی موقع نہیں دے رہی تھی اس کے ناپاک ارادوں میں وہ اسے کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گی مگر کب تک؟ کب تک وہ اس سے یونہی چھپتی رہے گی؟

"کیا سوچ رہی ہو جان من"۔ یکلخت سے یہ آواز اس کے کانوں میں جیسے سیسہ پگھلا گئی وہ بری طرح چونک گئی سامنے دیکھا نہایت سکون سے سجاد اس کے بالکل سامنے اس کے بیڈ پر بیٹھا تھا اس کی روح کانپ اٹھی وہ اتنی بے خبر رہی سوچوں میں کہ سجاد کا کمرے میں آنا پتہ ہی نہیں چلا وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے نیچے اتری تھی۔

"سجاد بھائی......"

"آں آں پلیز...... وقت ضائع مت کرو مما اور سحر سامنے والے گھر میں کسی کی عیادت کو گئی ہیں اور آ گئی ایم شیور کے ایک گھنٹے سے پہلے واپس نہیں آئیں گی کیونکہ سحر کو بولنے کی بہت عادت ہے اور تم بے فکر رہو کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا"۔ وہ ہر طرح سے انعمتہ کو ورغلا کر اپنا کام نکلوانا چاہتا ہے۔

"پلیز سجاد بھائی...... خدا کے واسطے میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھ بیوہ کو بخش دیں"۔ وہ بے بس ہو کر رونے لگی رو رو کر ہاتھ جوڑ کر عاجزی سے جیسے اپنی عزت کی بھیک مانگ رہی تھی گھر میں وہ اکیلی تھی صرف سجاد جیسے انسان نما بھیڑیے کے رحم و کرم پر جو اس کی عزت کو داغ دار کرنا چاہتا ہے۔

"نہیں جان! یہ ہاتھ جوڑنے کیلئے نہیں ہیں"۔ سجاد اس کے مخروطی گورے ہاتھوں کو تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگانے جا رہا تھا کہ انعمتہ نے اپنے ہاتھوں کو چھڑانا چاہا مگر وہ بھی ایک ڈھیٹ تھا گرفت مضبوط کر لی تھی اسی اثناء میں دروازہ کھلا اور جو لوگ سامنے کھڑے تھے انہیں دیکھ کر انعمتہ کی جیسے جسم سے روح کھینچ لی ہو اس کا وجود جانے کتنے حصے میں ریزہ ریزہ ہو کر بکھرتا چلا گیا۔

"سجاد......" یہ آواز رابعہ کی تھی ان کے برابر میں سحر اور ان کے پیچھے شجاع ہمدانی اور ان کے والد کھڑے انہیں ہی دیکھ رہے تھے لاؤنج میں سب ہی لوگ بیٹھے تھے سنگل صوفے پر انعمتہ اپنی بیٹی کو گود میں لئے بے آواز ہچکیوں سے رو رہی تھی سحر رابعہ کے برابر میں شرمندگی سے سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی سجاد ان کے پیچھے اس طرح کھڑا تھا جیسے اپنے کئے پر کوئی پشیمانی ہی نہیں ہو مگر نہیں شکست پر منہ بسور کر ضرور رہ گیا تھا مگر دل میں یہ خوشی بھی ہو رہی تھی کہ شاید انعمتہ کو اس سے منسوب کر دیا جائے۔

ooks Please Visit:
nt.com

شجاع ہمدانی تو سب جانتے ہی تھے اس لئے انہیں اتنا شاک نہیں لگا تھا وہ یہ بھی جانتے تھے کہ انعمتہ کس کردار کی ہے اور سجاد کی نیچر کیا ہے' ریحان ہمدانی جو پرسوچ انداز میں ادھر سے ادھر ٹہل رہے تھے کافی دیر ٹہلنے کے بعد وہ چلتے ہوئے رابعہ اور سحر کے سامنے آ کر رکے تھے۔

"رابعہ! انعمتہ کے والدین کہاں ہیں؟" ریحان ہمدانی کی گمبھیر آواز لاؤنج کی خاموشی کو چیرتی ہوئی سب کی سماعتوں کو الرٹ کر گئی' رابعہ نے اپنے بڑے بہنوئی کو دیکھا جنہیں وہ بہت عزت و احترام دیتی تھیں اور پورے خاندان میں ان کے ہی مشورے سے ہر کام ہوتے تھے رابعہ نے روتی ہوئی انعمتہ کو دیکھا پھر ریحان ہمدانی سے دھیرے سے بولی تھیں۔

"وہ حیات نہیں ہیں"۔ ریحان ہمدانی چند لمحے کے لئے خاموش ہو گئے۔

"والدین کے علاوہ ان کا کوئی سگا رشتے دار وغیرہ"؟

"جی ہیں صرف ایک چچا وہ بھی ملتان میں ہوتے ہیں"۔

"تو آپ نے ثوبان کے انتقال کے بعد انہیں وہاں کیوں نہیں بھیجا"۔ بغیر تمہید کے دوسرا سوال۔

"ریحان بھائی! انعمتہ عدت میں بیٹھی تھی"۔

"عدت تو پوری ہو گئی تھی اس کے بعد اپنے پاس رکھنے کا کیا جواز بنتا ہے"۔ رابعہ کچھ نہیں بولی تھیں' بس سر جھکا کر رہ گئیں' ان کے جھکے سر کو ریحان ہمدانی نے تیز نگاہوں سے گھورا تھا' وہ بہت غصے میں تھے اس وقت۔

"آپ جانتی ہیں کتنی بڑی ذمہ داری ہے یہ...... انعمتہ سے آپ کا رشتہ تو ثوبان کے انتقال کے بعد ختم ہو گیا تھا' پھر اپنے پاس رکھنے کی وجہ؟ کیا کرانا چاہتی تھیں آپ اس بچی کے ساتھ اگر آج ہم لوگ بروقت نہ پہنچتے تو کیا ہو سکتا تھا' کچھ اندازہ ہے آپ کو رابعہ! انعمتہ سے آپ کا اب کوئی رشتہ نہیں ہے' وہ آپ کی ذمہ داری نہیں رہی ہے' ان کے چچا کی ذمہ داری ہے یہ ان کے پاس جاتی پھر وہاں ان کے چچا کوئی بھی فیصلہ کرتے انعمتہ کے لئے یہ ان کا ہیڈک تھا"۔ کس قدر کھری اور سچی باتیں کر رہے تھے وہ' رابعہ پر تو گھڑوں پانی گر گیا' وہ سر اٹھانے کے قابل نہیں رہی تھیں۔

"بہت افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ نے بہت غلط کیا' خدانخواستہ اگر آپ چلی جاتی یا میں بروقت نہ آتا تو انعمتہ کے ساتھ کچھ بھی اونچ نیچ ہو سکتی تھی' پھر کیا کر لیتیں آپ؟ آپ تو سب کچھ اپنے ہاتھ سے خود گنوا دیتیں' بڑے گناہ کے مرتکب ہوتیں کیونکہ انعمتہ کی ذمہ داری جو اپنے کندھے پر اٹھائی ہوئی ہے اور سب سے بڑی غلطی تو آپ یہ کرنے جا رہی تھیں کہ انعمتہ کو گھر میں اکیلا چھوڑ کے جا رہی تھیں کس کے سہارے پر چھوڑ کے جا رہی تھیں؟"

"ریحان بھائی! میں واقعی بہت شرمندہ ہوں"۔ انہوں نے بغور رابعہ کو دیکھا پھر سحر کو جو آنسو بہا رہی تھی۔

"اور سحر! آپ...... بیٹی کی شادی جب ہو جاتی ہے تو یوں اس کا میکے میں بھاگ بھاگ کے آنا پڑ اور ڈالنا بہت معیوب بات ہے اور وہ بھی جس کا سجاد جیسا شوہر ہو"۔ انہوں نے ایک غصیلی نگاہ پیچھے کھڑے سجاد پر ڈالی جس کے چہرے پر معمولی سی شکن بھی نہیں تھی اس نے نہایت نخوت سے منہ موڑ لیا جیسے اس سے کوئی غلطی سرزد ہی نہیں ہوئی ہو وہ تو اس خوش فہمی میں تھا کہ انعمتہ کی شادی اس سے کرانے کے لئے اس کی منتیں کی جائیں گی' اس کے آگے ہاتھ جوڑے جائیں گے۔ ریحان ہمدانی نے ایک قہر آلود نگاہ اس پر ڈالی' دل تو چاہ رہا تھا کہ اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رکھ دیں مگر سحر کی شکل دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے اور چلتے ہوئے انعمتہ کے پاس آ رکے۔

"اب رہ گئی تم آپ تو بیٹا! آپ سے میں صرف یہی کہنا چاہوں گا کہ رابعہ تو نادان ہیں مگر آپ...... آپ تو سمجھدار ہیں' اس گھر میں آپ دونوں اکیلی رہتی ہیں' خدانخواستہ کل کچھ ہو جاتا تو رابعہ کیا آپ کی حفاظت

For More Ur
www.pakista

کرپائیں گی وہ تو خود اتنی کمزور ہیں جو شاید مشکل وقت میں اپنے لئے کچھ نہ کرپائیں گی وہ آپ کے لئے کیا کرسکتی ہیں اس لئے آپ کو ہی سمجھداری کا ثبوت دینا چاہئے تھا عدت کے بعد ملتان اپنے چچا کے پاس چلے جانا چاہئے تھا"۔ ان کی کھلی کھری باتوں کو وہ اچھی طرح سمجھ گئی تھی ان کا اشارہ کس سمت تھا وہ نادان یا کوئی نا سمجھ بچی تو نہیں تھی آنسو بھری آنکھوں سے اس نے ریحان ہمدانی کو دیکھا تھا ریحان ہمدانی نے ایک گہری سانس بھری۔

"اٹس اوکے..... اب جو ہو گیا سو ہو گیا شکر ہے کسی بڑے نقصان سے اللہ نے ہمیں بچا لیا"۔ انہوں نے شفقت سے انعمتہ کے سر پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا۔

"رابعہ! اب انعمتہ کی ذمہ داری ہماری ہے اس کی حفاظت ہم کریں گے انعمتہ کا نکاح آج ابھی اسی وقت شجاع ہمدانی سے ہوگا یہی ہمارا آخری فیصلہ ہے اس کے علاوہ آپ انعمتہ کے چچا کو ملتان فون ملایئے ہم ان سے بھی بات کریں گے"۔ انہوں نے سب پر ایک نگاہ ڈالی اور باہر کی جانب بڑھ گئے سجاد تو شاک سا بھی شجاع ہمدانی کو کبھی انعمتہ کو دیکھتا ہی رہ گیا اس کے جذبات پر بری طرح اوس پڑ چکی تھی اسے بری طرح شکست ہو گئی تھی سارا کھیل کھیلا اس نے اور کوئین شجاع ہمدانی لے گیا۔

ریحان ہمدانی نے فون پر انعمتہ کے چچا کو اچھی خاصی سنا دی تھی اور وہ چپ چاپ سنتے ہی رہ گئے کہ واقعی میں غلطی ان کی ہی تو تھی کوئی آدھے گھنٹے میں سارا کام سرانجام دے دیا گیا تھا انعمتہ کا شجاع ہمدانی سے نکاح ہو گیا تھا اب وہ ریحان ہمدانی اور شجاع ہمدانی کے ساتھ گاڑی میں پیچھے بیٹھی بے آواز آنسو بہا رہی تھی اپنی اس اچانک بدل جانے والی قسمت پر حیران و پریشان ہو کر رہ گئی تھی فیبہ اس کی گود میں بے خبر سو رہی تھی گاڑی نہایت خوبصورت بنگلے کے قریب آ کر ٹھہر گئی تھی۔

"اوکے شجاع! اب آپ انعمتہ بیٹی کو لے کر اندر جاؤ میں بھی اب ایئرپورٹ نکلتا ہوں"۔ ریحان ہمدانی نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھے شجاع ہمدانی سے کہا۔

"پاپا..... آپ اندر نہیں آئیں گے"۔

"نہیں ابھی نہیں بلکہ تم لوگ کچھ عرصہ ساتھ رہو یہاں پھر اچھی طرح سوچ سمجھ کر دونوں باہمی رضامندی سے یہ فیصلہ کر لو کیا یہاں رہنا چاہتے ہو یا مستقل لندن میں"۔ انہوں نے پیچھے ہٹ کر ایک مسکراتی نظر اپنی بہو انعمتہ پر ڈالی۔

"بیٹا انعمتہ! اب آپ خود کو بھی اکیلا تنہا مت سمجھنا ہم سب آپ کے ساتھ ہیں اور فیبہ بھی ہماری ذمہ داری ہماری پوتی ہے کسی بھی فکر کو اپنے دل و دماغ سے آزاد کردو"۔ انہوں نے سوتی ہوئی فیبہ کے بالوں کو سہلایا۔

"اب اجازت ہے"۔

"اوکے پاپا..... اللہ حافظ"۔ وہ دونوں آگے پیچھے اندر داخل ہوئے ایک کے قدموں میں اگر مضبوطی تھی جیت جانے کا عزم تھا تو دوسرے کے قدموں میں جھجک تھی ڈر و خوف تھا۔

"آیئے..... یہ آپ کا بیڈروم ہے"۔ شجاع ہمدانی ایک بڑے سے بیڈروم میں اسے لے آیا جسے بہت ہی نفاست اور قرینے سے سجایا گیا تھا مگر انعمتہ کے کان یہ آپ کا لفظ پر ٹھہر گئے اس نے شجاع ہمدانی کو نظر اٹھا کے دیکھا اس چہرے پر کیا تھا وہ نہیں جانتی تھی وہ جانتی تھی تو بس اتنا کہ اس نے اسے صرف اپنے پاپا کی خوشنودی ان کے فیصلے کی وجہ سے قبول کیا ہے ورنہ وہ اس پر کوئی اعتبار کوئی بھروسہ نہیں کرتا اس وقت کمرے میں جو کچھ ہوا سجاد نے جو اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس سے شجاع ہمدانی نے کیا اخذ کیا ہوگا وہ جانے لگا۔

"اور ہاں انعمتہ! اگر کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے تو میرا کمرہ بالکل برابر میں ہی ہے آپ وہاں بلا جھجک آسکتی ہیں"۔ شجاع ہمدانی نے ایک گہری نظر اس کے دلکش چہرے پر ڈالی وہ کیوں نہ کہہ سکا کیوں اپنا حق جتا نہیں سکا کہ انعمتہ یہ جو شجاع ہمدانی ہے اس کے دل و دماغ پر صرف تم ہی قابض ہو اس کے دل و دماغ پر تمہارا ہی بسیرا ہے جس کی تم ہر طرح سے

s Please Visit:
com

مالک ہو' میں صرف تم پر پہلی نظر میں ہی اپنا سب کچھ ہار بیٹھا تھا' میں جو اپنے بیڈ روم میں بالکل تنہا اکیلا ہوں اس وقت اپنے جہازی سائز بیڈ پر کروٹیں بدل رہا ہوں تمہاری طلب تمہارے قرب کی تمنا ہے مجھے میں تمہارے بغیر اب ایک پل بھی نہیں رہ سکتا انعمتہ مگر ہاں میں تمہیں تمہاری مرضی کیخلاف بھی ہاتھ نہیں لگا سکتا' جب تک تمہارے قدم خود میری طرف نہیں بڑھیں گے میں زور زبردستی کا قائل نہیں ہوں اور نہ ہی تمہیں مجبور کروں گا اس کے لئے مجھے چاہے کتنی صدیاں ہی کیوں نہ انتظار کرنا پڑے۔

اس کی آنکھ معمول کے مطابق صبح فجر میں ہی کھل گئی تھی وہ بیڈ سے نیچے اتری واش روم گئی' نماز پڑھی' قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے بعد اپنی بیٹی پر دم کیا اور اسے پیار کیا پھر کھڑکی میں آکر کھڑی ہوگئی' خوبصورت ہرا بھرا سبزہ آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا' مین گیٹ سے داخل ہوتے ٹریک سوٹ میں ملبوس شجاع ہمدانی پر اس کی نظر ٹھہر گئی' لمبا چوڑا مضبوط کسرتی جسم سرخ وسفید شجاع ہمدانی کی شخصیت ہر ایک میں نمایاں تھی حد درجہ گوری رنگت پر کالی سیاہ آنکھیں جو کسی کا بھی دل لوٹ سکتی ہیں' وہ ہر لڑکی کا خواب اس کا آئیڈیل ہو سکتا تھا' جب پہلی نظر میں اس نے شجاع ہمدانی کو دیکھا تو بہت عجیب لگا تھا مگر دھیرے دھیرے پتہ چلا کہ وہ کوئی لوز ٹائپ کا نہیں ہے' اس کی سوچوں کا تسلسل اس وقت ٹوٹا' جب کوئی اس کے دروازے پہ دھیرے دھیرے دستک دے رہا تھا' سامنے دیکھا وہاں کا منظر اب خالی تھا' شجاع ہمدانی اندر آچکے تھے اور یقیناً دروازے پہ بھی وہی ہوں گے جانے کیوں ان کے خیال سے اس کا دل زور سے دھڑکا تھا وہ اپنے دوپٹے کو اچھی طرح سر پر جمائے آگے بڑھی دروازہ کھولا۔

"اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو پلیز..... مجھے ناشتہ بنا کے دیں گی"۔

"جی نہیں"۔

"نہیں مطلب..... نہیں دیں گی"۔

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا"۔ وہ ہچکچائی۔

"میں دے رہی ہوں"۔

"او کے تو آیئے کچن میں آپ کو کچن دکھا دوں"۔

"جی وہ....." اس کی نظر اس کے کسرتی کھلے بازو پر ٹھہر گئی۔

"ہاں بولیے"۔

"وہ فبیہ اٹھ گئی ہے میں اسے لے کر آتی ہوں"۔

"آپ فبیہ کو رہنے دیں اسے میں لے لیتا ہوں"۔

اور وہ بلا تکلف اندر بڑھا اور فبیہ کو گود میں اٹھا لیا۔ اس طرح وہ اس کے چھوٹے موٹے کام کرنے لگی تھی' شجاع ہمدانی کو بھی اپنا ہر کام اس سے کرانے میں بہت اچھا لگ رہا تھا' جسے وہ نہایت خوشی خوشی کر رہی تھی' وہ دیکھ رہی تھی کہ کس طرح اس نے اپنے پاپا کی بات کا پاس رکھا تھا' کس طرح وہ اس کی اور فبیہ کی ذمہ داری اٹھا رہا تھا' مگر دل میں کہیں پھر بھی ایک پھانس تھی کہ وہ اس پر اعتبار کرتا ہے یا نہیں' وہ یہ سب اپنی مرضی کے خلاف تو نہیں کر رہا' بس یہیں آ کر وہ ڈھے جاتی اور کمرے کی تاریکی میں اپنے بیڈ روم میں گھنٹوں روتی رہتی۔ رمضان شروع ہو گئے تھے' رحمتوں کا برکتوں کا عبادتوں کا مغفرت کا مہینہ شروع ہو گیا تھا' جتنا ہو سکے اس ماہ میں عبادت کرو' اپنے رب سے مانگو' وہ دونوں ایک ساتھ ہی سحری و افطاری کرتے' دو تو افراد تھے مگر شجاع ہمدانی ہر طرح اس کے کام میں ہاتھ بٹا دیا کرتے تھے' فبیہ کو بھی سنبھال رہے تھے' وہ بھی بہت مانوس ہو گئی تھی' انہیں دیکھتی قلقاریاں بھرنے لگتی۔ آج بہت دیر ہو گئی تھی شجاع ہمدانی ابھی تک نہیں آئے تھے' افطاری پر بھی نہیں تھے' اس نے بھی افطاری پر صرف ایک کھجور اور ایک گلاس شربت پی لیا تھا' شجاع ہمدانی کے بغیر کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

11 بج گئے یہاں تک دو بجنے والے تھے فبیہ بھی سو گئی تھی مگر شجاع ہمدانی کا ابھی تک کچھ اتہ پتہ نہیں تھا'

For More Urdu
www.pakistan

اس کے دل میں ڈر' خوف و وسوسوں نے جگہ لے لی تھی۔ نہیں وہ شجاع ہمدانی کے بغیر نہیں رہ سکتی' بڑی مشکل سے ثوبان کے بغیر زندہ رہ پائی تھی' مگر اب شجاع ہمدانی کے بغیر نہیں رہ سکتی' انہی سوچوں کے گرداب میں پھنسی وہ زاروقطار رو رہی تھی کہ اسی اثناء میں باہر سے گاڑی کی آواز آئی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی اور بیڈروم سے باہر آئی وہ کوریڈور کے دروازے سے اندر داخل ہوئے' انعمتہ کے دل کو جیسے سکون سا مل گیا' وہ سیدھا بھاگتی ہوئی ان کے چوڑے مضبوط سینے کا حصہ بنی تھی' شجاع ہمدانی اس افتاد کے لیے قطعی طور پر تیار نہیں تھے وہ بھی اس کے اس طرح رونے پر گھبرا سے گئے۔

''انعمتہ! کیا ہوا کیوں رو رہی ہو''۔ انہوں نے اپنا کسرتی بازو اس کے گرد باندھا۔

''کہاں چلے گئے تھے آپ؟! اتنی دیر کیوں کر دی' جانتے ہیں میں کتنا ڈر گئی تھی' گھبرا گئی تھی' شجاع! میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی' ثوبان کو تو کھو چکی ہوں ان کے بغیر زندہ بھی رہنا سیکھ چکی ہوں مگر آپ کے بغیر تو میں مر ہی جاؤں گی''۔

''شش.....'' انہوں نے اس کے شنگرفی کپکپاتے لبوں پر اپنی انگشت شہادت رکھ دی۔

''پھر میرا کیا ہوگا''۔ انہوں نے اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھائی اور ذومعنی لب ولہجے میں کہتے ہوئے اس کی جھیل نین کٹوروں میں جھانکا' نہایت غور سے وہ ان آنکھوں میں دیکھ رہی تھی' جذبات کی روش میں بہہ کر وہ سب کچھ فراموش کر بیٹھی تھی' اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو جھجک کر پیچھے ہٹی' شجاع ہمدانی نے نہایت دلچسپی سے اسے دیکھا تھا۔

''اچھا یہ بتاؤ نغمہ سو گئی''۔

''بڑی مشکل سے سوئی ہے اسے آپ کی عادت جو ہوئی ہے''۔ نگاہ نیچی ہی رکھی۔

''اور تمہیں''۔ انہوں نے اس کی سرخ آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے بہتے چند قطروں کو اپنی انگلیوں کی پوروں میں جذب کیا تھا۔

''جی.....'' شجاع ہمدانی کا لمس اس کا دل بری طرح دھڑ کا گیا اس کی جان کو مشکل میں ڈال گیا مگر شجاع ہمدانی کہاں اسے مشکل میں دیکھ سکتے تھے۔

''آل رائٹ..... ابھی جا کر سو جاؤ پھر سحری میں بھی اٹھنا ہے''۔ وہ یکدم سے سنجیدگی کی دیوار حائل کر گئے تھے ان کے بدلتے انداز کو انعمتہ نے ایک نظر دیکھا اور مرجھائی مرجھائی سی اپنے بیڈروم کی سمت بڑھ گئی' جاتی ہوئی انعمتہ کو شجاع ہمدانی نے بغور تکا تھا اور دھیرے سے مسکرا کے اپنے بیڈروم کی سمت بڑھ گئے۔

''بس جان شجاع! تھوڑا اور انتظار میں جانتا ہوں تم اب میرے بغیر نہیں رہ سکتی ہو' دل سے مجھے قبول کر لیا ہے' آج جس طرح سے میرے سینے سے آ کر لگی تھیں دل نے کہا بس وقت تھم جائے یہ پل یونہی رک جائے''۔ وہ انعمتہ کے بے ساختہ جذبے کو سوچ کر مسکرا دیئے' نہ وہ گھر دیر سے آتے اور نہ ہی وہ اس کے سینے سے لگ کر یوں محبت کا اعتراف کرتی جو شاید کبھی نہ کرتی اور وہ یونہی انتظار کرتا رہتا جانے کب تک۔

☆

آج 30واں روزہ ہے اور یقیناً کل عید ہے اور آج چاند رات ہے۔ وہ کچن میں کھڑی کل کی تیاری کر رہی تھی سویاں' کھیر تو بنا کے فریج میں رکھ ہی لیا تھا بریانی کی یخنی بھی چڑھا دی تھی اب کباب تل کر رکھ رہی تھی۔

''انعمتہ.....'' شجاع ہمدانی کچن کے دروازے پر کھڑے اسے پکار رہے تھے نغمہ ان کی گود میں تھی' انعمتہ نے پلٹ کر دیکھا۔

''جی.....''

''اگر سب کام سے فارغ ہو گئی ہو تو لاؤنج میں آؤ کوئی تمہارا ویٹ کر رہا ہے''۔

''جی اچھا.....'' سارا کام تو تقریباً ہو ہی چکا تھا اس نے سنک سے ہاتھ دھوئے اور ان کے ساتھ لاؤنج میں آ گئی جہاں کوئی پیاری سی لڑکی بیٹھی تھی' انعمتہ نے سوالیہ

oks Please Visit:
t.com

نظروں سے پہلے اسے پھر اپنے برابر میں کھڑے شجاع ہمدانی کو دیکھا۔

"عظمیٰ! یہ ہیں میری وائف"۔

"او کے سر......" وہ اٹھی اور حیرت زدہ سی انعمتہ کا ہاتھ پکڑے صوفے پر لے آئی' شجاع ہمدانی نے مسکرا کے انعمتہ کو دیکھا اور اپنے بیڈ روم میں آ گیا' کوئی ایک گھنٹے میں عظمیٰ نے اس کے دونوں ہاتھ پیروں کو مہندی کے خوبصورت ڈیزائن سے بھر دیا تھا' اس کے سرخ سفید ہاتھ پیروں پر مہندی بہت ہی حسین لگ رہی تھی۔

"بہت خوبصورت لگ رہے ہیں آپ کے ہاتھ پیر مسز شجاع! اینڈ آئی ایم شیور کہ آپ کے شوہر آپ کو بہت پیار کرتے ہیں"۔ وہ مسکرا کے اٹھی تھی۔

"اب مجھے اجازت دیجئے میں چلتی ہوں"۔ عظمیٰ چلی گئی تھی دونوں ہاتھ پیروں میں مہندی لگی تھی' سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے اٹھے اور دروازہ کی کنڈی لگا کر اپنے بیڈ روم میں جائے اس نے خود پر توجہ دی تو وہ بغیر دوپٹے کے بیٹھی تھی جو کہ سائیڈ صوفے پر پڑا تھا۔

"اگر اندر سے شجاع آ گئے تو؟" سوچ کر ہی وہ نروس ہونے لگی وہ اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کے ڈیزائن میں کھوئی تھی کہ پتہ ہی نہ چلا کب شجاع ہمدانی اندر سے آئے اور دروازہ لاکڈ کر کے اس کی سمت آئے' نہایت آرام سے اس نازک پیکر کو اپنے بازوؤں پر اٹھالیا اور اس کے بیڈ روم کی سمت بڑھے' آہستگی سے اس کے بیڈ پر بٹھادیا' انعمتہ شرم وحیا سے دہری ہوئی جارہی تھی دل تھا کہ پسلیاں توڑ کر ابھی باہر آجائے گا' اپنے دوپٹے کا خیال پہلے آیا تھا اور شجاع ہمدانی وہ تو جیسے اس کی ہر سوچ سے واقف ہو گئے تھے وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھے اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے بے شمار ڈبوں میں سے ایک ڈبہ کھولا اور اس میں سے سرخ عروسی بھاری دوپٹہ نکالا' جس پر بہت ہی خوبصورت بھاری دبکے اور دھاگوں کا کام ہوا تھا وہ پورا کھول کر اس کو پھیلا کے انعمتہ کے سر پر ڈال دیا' انعمتہ نے سر اٹھا کے دیکھا اس کی نظروں میں لاتعداد ان گنت سوالات تھے جنہیں وہ بخوبی پڑھ سکتے ہیں۔

"انعمتہ! یہ سب تمہارے لئے ہیں' اس میں وہ سب کچھ ہے جس کی ضرورت ہر پہلی رات کی دلہن کو ہوتی ہے میں امید کرتا ہوں یہ سب تم ٹھکراؤ گی نہیں...... انعمتہ! یہ ساری چیزیں مادی ضرور ہیں مگر یہ میں نے بہت محبت کے جذبوں کے ساتھ خریدی ہیں صرف تمہارے لئے' میں تمہارا ویٹ اپنے بیڈ روم میں کر رہا ہوں"۔ بہت سی گہری باتوں کے ساتھ وہ چلے گئے۔ انعمتہ کوئی نا سمجھ تو نہیں تھی کہ جو ان کے لفظوں تو ان کے مطلب کو سمجھ نہیں پاتی۔ وہ اسے بلا رہے ہیں اور وہ ان کے بڑھے ہوئے ہاتھوں کو جھٹکے گی نہیں' وہ انہیں دل سے اپنا سب کچھ مان چکی ہے تو اپنا آپ ان کو سونپ کر سکون پالے گی

....

کوئی آدھے گھنٹے بعد وہ اس کے دروازے پر دلہن کا عروسی جوڑا پہنے خوب بار سنگھار کے ساتھ نظر جھکائے کھڑی تھی' شجاع ہمدانی نے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا' وہ اس قدر حسین تھی یہ تو وہ جانتا تھا' مگر اس جوڑے میں اس کا جو روپ آیا تھا وہ شجاع ہمدانی کا سارا چین وقرار لوٹ کر لے گیا تھا' وہ آگے بڑھا اور اسے بازو کے گھیرے میں لئے اندر اپنے بیڈ روم میں لے آیا تھا' جو اس نے پورا گلاب وموتیا کے پھولوں سے سجایا ہے' وہ اتنا کچھ دیکھ کر دنگ ہی تو رہ گئی تھی۔

"جانِ شجاع......" گمبھیر خاموشی میں یہ نام اس کی دل کی دھڑکن کے ساز چھیڑ گیا اس نے جھجک کر نگاہ اوپر اٹھائی تھی مقابل کی آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھیں مارتا ایک سمندر موجزن تھا' وہ تو خود پر جتنا فخر کرتی کم تھا مگر کچھ یاد آنے پر چہرے پر افسردگی چھا گئی جسے شجاع ہمدانی کی زیرک نگاہوں نے فوراً پہچان لیا۔

"کیا ہوا......؟" دھیمے سے پوچھا۔

"ایک بات پوچھوں آپ سے؟"

For More Ur
www.pakist

''ہوں پوچھو''۔

''آپ کو مجھ پر کتنا بھروسہ ہے''۔

''اپنی جان سے بھی زیادہ''۔ انہوں نے اس کا بھاری آویزہ چھیڑا۔

''جھوٹ' اگر ہوتا تو آپ مجھ سے اس رات کے بارے میں ضرور پوچھتے جب سجاد......''

''شش...... بھروسہ تھا' بھروسہ ہے اور ہمیشہ قائم رہے گا اگر نہ ہوتا تو ضرور پوچھتا''۔

''تو پھر آپ نے اس گھر میں آتے ہی ہمارے بیڈ رومز کیوں الگ کر دیئے''۔

''تمہیں وقت دینے کے لئے' تمہیں سنبھلنے سمجھنے کا موقع دینے کے لئے' اس رشتے کو دل سے قبول کرنے کے لئے' اگر میں ایسا نہ کرتا تو آج تم یوں میرے سامنے دلہن کے اس قیامت خیز روپ میں یوں اتنے قریب نہ کھڑی ہوتیں' یہ چار ماہ میں نے بہت تڑپ تڑپ کر گزارے ہیں' تمہارے قرب کی تمنا نے میرے دل کا سکون' دن رات کا سارا قرار چین لوٹ لیا تھا' میرے قدم کہیں کہیں لڑکھڑائے ضرور مگر آج میری محبت رنگ لے آئی میرا انتظار رائیگاں نہیں گیا' میرے صبر کا پھل مجھے آج مل گیا ہے تم نے میری سمت اگر قدم بڑھائے ہیں ہاتھ بڑھایا ہے تو تمہارا یہ مجنوں تمہیں دونوں ہاتھ پھیلائے اپنے مضبوط بازوؤں میں سمیٹ لے گا اور ان چار ماہ کا ایک ایک لمحہ میں تم سے سود سمیت وصول کروں گا لیکن اس سے پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ آج کی رات تمہیں کیا تحفہ چاہئے' رونمائی کا بھی اور عید کا بھی''۔ انعمتہ نے شجاع کو بغور دیکھا تھا' سفید کرتے شلوار میں کس قدر سوبر اور ڈیشنگ پرسنیلٹی کے مالک لگ رہے تھے وہ اس کی سوچ سے بھی زیادہ گہرے اور اچھے نکلے تھے۔

''نظر لگاؤ گی یار! اب تمہارا ہی ہوں جتنی مرضی چاہے دیکھنا مگر پہلے یہ تو بتاؤ کیا چاہئے''۔

''بتا دوں''۔

''ہوں بالکل جان''۔ انہوں نے انعمتہ کے مہندی چوڑی سے سجے نازک مخروطی ہاتھوں کو تھام کر اپنے لبوں سے لگا لیا' وہ شرم و حیا سے ان کی گرفت سے اپنے ہاتھوں کو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی۔

''اوں ہوں...... مزاحمت بیکار ہے''۔ گرفت مزید مضبوط ہو گئی۔

''بتاؤ یار! کیا چاہئے''۔

''مجھے یہاں نہیں رہنا لندن جانا ہے پاپا کے پاس' آپ کے ساتھ''۔

''ارے جیو مسز شجاع! تم نے تو مجھے خوش کر دیا یہ بندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے اور آپ کے حکم کی تعمیل بھی ضرور ہو گی ہم لندن میں اپنا ہنی مون منانے اسی ہفتے جائیں گے''۔

''شکریہ''۔ وہ خود میں سمٹ کر بولی۔

''جی نہیں' شکریہ سے کام نہیں چلے گا مجھے اس کا معاوضہ چاہئے''۔ انہوں نے اسے کھینچ کر خود سے قریب تر کر لیا' وہ پھولوں سے زیادہ نازک ڈال کی طرح اس کے وجود کا حصہ بنی تھی۔

''شجاع! افعیہ اٹھ جائے گی''۔ وہ کسمسانے لگی۔

''نہیں اٹھے گی میں نے سلایا ہے بہت گہری نیند سو رہی ہے''۔ شجاع ہمدانی نے دھیرے سے اسکا بھاری دوپٹہ اس کے سر سے سرکایا۔

''مجھے نہیں معلوم آپ کیا کہہ رہے ہیں''۔ وہ گھبرانے لگی شرم سے' شجاع ہمدانی کا جاندار قہقہہ اس کمرے کی خوشبودار فضاؤں میں گونجا تھا اور اس کی شرم و حیا پر اس کی روشن پیشانی پر اپنے لبوں کی مہر ثبت کر دی۔

''آئی لو یو...... بس اتنا نہیں بولا جا رہا''۔

''ہاں نہیں بولا جا رہا''۔ وہ لجا کے اس کے کشادہ سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی' وہ آج سرخرو ہوئی تھی اپنی محبت کے آگے' آج اس کی سج دھج صرف شجاع ہمدانی اپنے ساجن کے نام ہے۔